منفرد اور برگزیدہ آدمی

مولانا مجاہد الحسینی

خاندانِ امیر شریعت کے نوجوانوں میں جس کے علم کا، جس کے تقوے کا، جس کی صلاحیت کا میرے دل میں اِک خاص نقش تھا وہ ذوالکفل تھا۔ میں اُس میں غیر معمولی صلاحیتیں اور منفرد انداز دیکھتا تھا۔ میں اُس سے اِتنا متاثر تھا کہ اُس کی شخصیت اور علم کے حوالے دیا کرتا تھا۔ دوستوں سے کہتا کہ اِس آدمی کی سادگی کو مت دیکھو، بلکہ اِس کی تحریر پڑھو، جس میں عمر کے لحاظ سے کسی برگزیدہ آدمی کی پختگی ہے۔ خون کا بھی تو اثر ہوتا ہے۔ ماں کی طرف سے اللہ تعالی نے صلاحیتیں بخشیں۔ باپ میں بھی میں نے وہ صلاحیتیں دیکھیں جو شاہ جی کے بیٹوں میں ہیں۔ ذوالکفل کی تربیت میں مولانا سید ابوذر بخاری کا بھی بہت حصہ ہے۔ اِن عوامل کے اثرات تو ہوتے ہیں، جو اُن کی شخصیت میں نمایاں تھے۔ اُس کے یوں اچانک چلے جانے سے بڑا علمی خلا پیدا ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے دونوں بیٹوں کو سلامت رکھے اور نعم البدل بنادے۔

ذوالکفل سے میری آخری ملاقات دارِ بنی ہاشم ملتان میں منعقدہ سالانہ ختمِ نبوت کورس میں ہوئی جس میں اُنھوں نے بھی لیکچر دیا۔ میں نے دیکھا جو انداز مولانا علی میاں کا تھا یا قاری طیب صاحب کا، بالکل وہی انداز تھا گفتگو کا، استدلال کا۔ بہت ہی پیارا انداز تھا۔ اِن تین چار آدمیوں مزاج ہی الگ تھا، گفتگو کا طریقۂ کار اور تقریر کا انداز بالکل منفرد تھا۔ قاری طیب صاحب، مولانا ابوالحسن علی ندوی اور مولانا احمد سعید دہلوی کو میں نے زیادہ سنا ہے۔ اِن (ذوالکفل) کا انداز بالکل اُنہی کی طرح کا تھا۔ گویا ایک تسلسل تھا جس طرح آبشار کا بہاؤ ہوتا ہے۔

سید ذوالکفل کی شہادت کی خبر عشا کے بعد ٹی وی پر نشر ہوئی تو سن کر مجھے سخت صدمہ پہنچا اور مجھ پر گریہ طاری ہوگیا۔ کفیل شاہ سے فون پر اظہارِ تعزیت کیا تو بڑے حوصلے سے بات کی۔ میں نے تدفین کے متعلق پوچھا تو کہنے لگے کہ ان شاءاللہ جنت المعلی مکہ مکرمہ میں ہی ہوگی۔ میں نے کہا کہ میں آنا چاہتا ہوں۔ کہنے لگا کہ آپ کی صحت سفر کے قابل نہیں۔ بس آپ دعا کریں، آنے کی زحمت نہ اُٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔